Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۹ ؍ ۴۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۶ شوال ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۱ تبوک ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۱۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ تبوک ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی حیات صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے ہی مل سکتی ہے

آپ وہ آفتابِ صداقت ہیں جس کے قدموں میں شرک، دہریت اور فسق و فجور کے ہزاروں مُردے جی اُٹھے

"قرآن کریم کا بڑے زور و شور سے یہ دعویٰ ہے کہ حیاتِ روحانی صرف متابعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہے اور تمام وہ لوگ جو اس نبی کریمؐ کی متابعت سے سرکش ہیں وہ مُردے ہیں جن میں اس حیات کی رُوح نہیں ہے اور حیاتِ روحانی سے مراد انسان کے وہ علمی اور عملی قویٰ ہیں جو رُوح القدس کی تائید سے زندہ ہو جاتے ہیں اور قرآن کریم سے ثابت ہے کہ جن احکام پر اللہ جلّ شانہٗ انسان کو قائم کرنا چاہتا ہے وہ چھ سو ہیں ایسا ہی اس کے مقابل پر جبرائیل علیہ السلام کے پر بھی چھ سو ہیں اور بیضۂ بشریت جب تک چھ سو حکم کو سر پر رکھ کر جبریل کے پروں کے نیچے نہ آوے اس میں فنافی اللہ ہونے کا بچہ پیدا نہیں ہوتا اور انسانی حقیقت اپنے اندر چھ سو بیضہ کی استعداد رکھتی ہے پس جس شخص کا چھ سو بیضہ استعداد جبرائیل کے چھ سو پروں کے نیچے آگیا وہ انسانِ کامل اور یہ تولد اس کا تولد کامل اور یہ حیات حیاتِ کامل ہے اور غور کی نظر سے معلوم ہوتا ہے کہ بیضۂ بشریت کے روحانی بچے جو رُوح القدس کی معرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی برکت سے پیدا ہوئے وہ اپنی کمیت اور کیفیت اور صورت اور نوع اور حالت میں تمام انبیاء کے بچوں سے اتم اور اکمل ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے کنتم خیر امّۃ اخرجت للنّاس یعنی تم سب اُمّتوں سے بہتر ہو جو لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۹۵ ، ۱۹۶)

"دُنیا میں ایک رسول آیا تاکہ ان بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا ہے اور کون بہرا؟ وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسول کو جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا۔ وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکزِ اعتدال پر قائم کیا اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا۔ وہی رسول ہاں وہی آفتابِ صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مُردے شرک اور دہریت اور فسق و فجور کے جی اُٹھے اور عملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹)

سلسلہ احمدیہ کے قدیم خادم محترم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی آف کراچی راولپنڈی سے تحریر فرماتے ہیں :-

"میری صحت عرصہ سے کمزور چلی آرہی ہے کچھ عرصہ سے میں بغرض تبدیلیٔ آب و ہوا اپنے داماد اور بیٹی کے پاس یہاں آیا ہوا ہوں یہاں پر ۷ ستمبر کو وضو کرتے ہوئے غسل خانہ میں گر گیا جس کے نتیجہ میں بائیں ہاتھ کی ہڈی کے اوپر کے حصہ میں فریکچر ہو گیا ہے اور عضلات کے بعض حصے اندر سے پھٹ گئے ہیں سخت درد اور ازحد کمزوری ہے ۔ احبابِ جماعت سے عاجز کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔"

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند کیمسٹری فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے ۔ بی ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائیگی سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں معہ دو عدد چھوٹے فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹوسٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں ۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

تمام سیکرٹری صاحبان مال براہِ کرم چندہ وقفِ جدید کی جمع شدہ رقوم اولین فرصت میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں ۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۱؍تبوک ۱۳۵۶ہش
۲۱؍ستمبر ۱۹۷۷ء

"نوائے وقت" کے بھارتی مضمون نگار کی بعض بے سروپا باتیں

روزنامہ "نوائے وقت" نے اپنے ۱۲؍ستمبر ۱۹۷۷ء کے شمارہ میں ایک بھارتی مضمون نگار مسٹر جمناداس اختر کا ایک مضمون بعنوان "ماضی کے جھروکے سے" شائع کیا ہے۔ اس میں مضمون نگار مذکور نے "مرزائی اور کانگریس" کے ذیلی عنوان کے تحت بعض سراسر غلط، بے بنیاد اور بے سروپا باتیں لکھ کر عمداً غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی ہے چونکہ "نوائے وقت" کے نزدیک اس کا یہ بھارتی مضمون نگار "بہر طور ثقہ" ہے اس لئے جو کچھ وہ لکھے خواہ وہ بدیہی طور پر تاریخی حقائق کے خلاف اور بالبداہت ناقابلِ قبول ہو "نوائے وقت" اسے "سچ" ماننے سے مجبور ہے۔ اسی لئے اس نے اِس حصہ مضمون کو نمایاں کرنے کے لئے باقاعدہ چوکھٹہ میں شائع کیا ہے۔

"نوائے وقت" نے اپنے بھارتی مضمون نگار کے جس جھوٹ کو اپنے کالموں میں اُچھالا ہے اُسے اُس (بھارتی مضمون نگار) نے دُور کی کوڑی لانے اور اپنی بات کی اہمیت جتانے کی کوشش میں "بہت کم لوگوں کو معلوم ہے" کے الفاظ سے شروع کیا ہے۔ غالباً "بہت کم لوگوں" سے اُس کی مراد خود اُس کی اپنی ذات ہے کیونکہ ان بے سروپا باتوں کا وہ خود ہی موجد ہے۔

"نوائے وقت" کے بھارتی مخبر نے اپنے مذکورہ حصہ مضمون میں تین باتوں کا ذکر کیا ہے:-

اوّل یہ کہ لالہ لاجپت رائے کے ہفت روزہ انگریزی اخبار "پیپل" کو روزنامہ میں تبدیل کرنے کے لئے جو لمیٹڈ کمپنی بنائی گئی تھی اُس میں (بقول بھارتی مضمون نگار) جماعتِ احمدیہ نے پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ مالیت کے حصص خریدے تھے۔

دوم یہ کہ تقسیم برصغیر سے پہلے قادیان میں انجمن احمدیہ کے سالانہ اجلاس میں خطبہ پڑھتے ہوئے خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کانگریس کی حمایت کرنے کے ارادے کا اظہار کیا تھا۔

سوم یہ کہ سر ظفر اللہ خان ہندوستان میں رہنا چاہتے تھے مگر مرحوم مولانا آزاد انہیں پسند نہیں کرتے تھے اس لئے سر ظفر اللہ کا رویّہ بدل گیا۔

یہ تینوں باتیں جیسا کہ ہم اُوپر عرض کر چکے ہیں سراسر من گھڑت ہیں۔ جہاں تک ان میں سے پہلی بات کا تعلق ہے اس کا من گھڑت ہونا اس بات سے ہی ظاہر ہے کہ "صحافت پاکستان و ہند میں" مؤلفہ عبدالسلام صاحب خورشید صفحہ ۲۱۷ کی رُو سے لالہ لاجپت رائے (۱۸۶۵ء تا ۱۹۲۸ء) نے تو "بندے ماترم" کے نام سے ایک اخبار جاری کیا تھا۔ "بندے ماترم" خالصۃً ایک ہندو اخبار تھا گو اس کے عملۂ ادارت میں بعض مسلمان صحافی بھی شامل تھے۔ یہ پہلا روزنامہ تھا جو باقاعدہ ایک لمیٹڈ کمپنی کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ جماعتِ احمدیہ نے نہ اس کے اجراء کے وقت اور نہ بعد میں اس کا کوئی حصہ خریدا اور نہ اس کے ساتھ کسی قسم کا تعاون روا رکھا۔ تعاون کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "نہرو رپورٹ" پر اپنا معرکہ آرا تبصرہ شائع کر کے مسلمانوں کے خلاف کانگریس کے خطرناک عزائم کو بے نقاب فرما چکے تھے۔ پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ مالیت کے حصص خریدنے کی حیثیت من گھڑت افسانے سے زیادہ نہیں ہے۔

اب رہی یہ بات کہ تقسیم برصغیر سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ کی کسی تقریر میں کانگریس کی حمایت کرنے کے ارادے کا اظہار فرمایا تھا سو یہ بھی سراسر من گھڑت اور اصل حقائق کے یکسر خلاف ہے۔ کانگریس کی حمایت کرنے کے ارادہ کا اظہار تو کجا آپ نے کانگریس میں مسلمانوں کی شمولیت کی بار بار مخالفت فرمائی اور مسلم لیگ کی تائید کرنے اور اس کی آواز کو مؤثر بنانے کی اہمیت پر بار بار زور دیا۔ مثال کے طور پر آپ نے ۱۴؍جولائی ۱۹۳۹ء کو اس استفسار پر کہ آیا کسی احمدی کا کانگریس میں شامل ہونا مناسب ہے یا نہیں فرمایا:-

"یہ یقینی ہے کہ کانگریس مسلمانوں کی دشمن ہے۔ اگر چھوٹے فائدوں کے لئے مسلمان کانگریس سے ملیں گے تو قومی طور پر ذلیل ہو جائیں گے۔ ہم نے کانگریس سے خط و کتابت کر کے دیکھا ہے۔ کانگریس کا ارادہ مسلمانوں کے حق میں ہرگز اچھا معلوم نہیں دیتا۔ اس صورت میں اس سے ملنا اچھا نہیں۔"
(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۵۵۹، ۵۶۰)

اسی طرح ۱۹۴۵ء میں انتخابات سے قبل آپ نے مسلم لیگ کی حمایت میں ایک بہت تفصیلی مضمون رقم فرمایا جو ۲۲؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ اس کے آخر میں آپ نے اپنی جماعت کے افراد کو ہدایت دیتے ہوئے رقم فرمایا:-

"آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگریس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائیگی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہو گی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے اُوپر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعے تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔"

آپ کے اس مضمون کا بہت چرچا ہوا اور مسلمان لیڈروں نے اسے بنظرِ استحسان دیکھا حتیٰ کہ مولانا رئیس احمد صاحب جعفری مرحوم نے اپنی مشہور کتاب "حیاتِ محمد علی جناح" میں اس مضمون کے چیدہ چیدہ اقتباسات درج کرنے کے بعد ان الفاظ میں تبصرہ کیا:-

"مسلم قوم کی مرکزیت پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید، مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش، عامۃ المسلمین کی صلاح و فلاح اور نجاح و مرام کی کامیابی، تفریق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ کیا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کا داعی اور امام الہند؟ نہیں! پھر کیا جانشین شیخ الہند اور دیوبند کا شیخ الحدیث؟ وہ بھی نہیں! پھر کون؟ —— وہ لوگ جن کے خلاف "کفر" کے فتووں کا پشتارہ موجود ہے، جن کی "نامسلمانی" کا چرچا گھر گھر ہے، جن کا ایمان، جن کا عقیدہ "مشکوک، مشتبہ اور محلِ نظر" ہے۔ کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے

کامل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے"

(حیاتِ محمد علی جناح صفحہ ۴۵۳، ۴۵۴)

اس تاریخی حقیقت کو جھٹلاتے ہوئے ایک بھارتی مضمون نگار یہ سراسر فرضی افسانہ تراشتا ہے کہ "تقسیم ملک سے قبل قادیان میں انجمن احمدیہ کے سالانہ اجلاس میں خطبہ پڑھتے ہوئے خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کانگریس کی حمایت کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا تھا" "نوائے وقت" اپنے اس بھارتی مخبر کے جھوٹ پر فوراً ایمان لے آتا ہے اور اسے خوب سجا کر چوکھٹہ میں شائع کرتا ہے اور جھوٹ کی نجاست پر مُنہ مارنے میں اس کا برابر کا شریک ہو جاتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

"نوائے وقت" کے بھارتی مضمون نگار کی تیسری بات محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف الزام تراشی پر مبنی ہے۔ یہ الزام کہ آپ قیام پاکستان کے بعد ہندوستان میں رہنا چاہتے تھے ایک خطرناک افتراء ہے۔ پاکستان کے قیام اور اس کی ترقی و استحکام میں محترم جناب چوہدری صاحب موصوف کی بے لوث خدمات کا ریکارڈ اس قدر شاندار اور ایسا اظہر من الشمس ہے کہ کوئی سچا پاکستانی بھارتی مضمون نگار کے اس افتراء کو درست تسلیم کر ہی نہیں سکتا۔ خود جناب حمید نظامی مرحوم سابق ایڈیٹر "نوائے وقت" کے تعریفی کلمات جو وہ محترم چوہدری صاحب کی خدماتِ جلیلہ کے اعتراف کے رنگ میں شائع کرتے رہے اس پر شاہد ناطق ہیں۔ جس بات کا جھوٹ پر مبنی ہونا از خود آشکارا ہوا اس کے بارہ میں مزید کچھ لکھنا لاحاصل ہے۔

بھارتی مضمون نگار کے افتراء کا پردہ چاک کرنے کے بعد ہم "نوائے وقت" سے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سورینام مشن

(سورینام ریڈیو سے نشر کیا گیا:)

میرے عزیزو اور پیارو! جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مذہب اسلام میں اب بھی وہی روحانی زندگی اور برکت اور وہی اثر اور طاقت ہے جو پہلے کسی زمانہ میں تھی۔ سچے مذہب کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انسان کو خدا اور پرمیشر سے ملائے۔ خدا سے انسان دعا کرے تو وہ اس کی سنے اور بولے اور جواب دے۔ الہام و وحی کرے۔ اگر کسی مذہب میں خدا نہیں ملتا تو وہ ایک مردہ مذہب ہے جس کی پیروی کرنا فضول ہے اور وقت کو برباد کرنا ہے۔

زندہ مذہب وہی ہے جس کے ذریعہ زندہ خدا کا درشن ہو اس سے ملاپ ہو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ زندہ مذہب کے سب ماننے والوں کو خدا الہام کرے اور ان سے بولے تب ہم اسے زندہ مذہب کہیں گے لیکن ہم اتنا ضرور کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے مذہب رسول اور خدا کو زندہ کہتا ہے تو اس مذہب کے ماننے والوں میں سے بعض لوگ ایسے ضرور ہونے چاہئیں جن کی دعائیں خدا سنے اور ان سے کلام کرے ان کو وحی و الہام کرے اور نشان دکھائے تاکہ دوسرے لوگ ان کو دیکھ کر اور ان کے ذریعہ نشانوں اور معجزات کو پاکر اس مذہب کو قبول کریں۔ ان کے ایمان تازہ ہوں اور ان میں خدا کی ہستی پر یقین پیدا ہو۔ اور اس طرح خدا کا خوف اور خدا کی محبت بڑھے اور وہ گناہوں اور پاپوں سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب میں ایک شخص بھی ایسا پیدا نہیں ہو سکتا جس کا پرمیشر سے تعلق ہو لیکن اسلام میں ہزاروں لوگ ہر زمانہ میں ایسے ہوتے رہتے ہیں اور آج بھی ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اور بھی زندہ نشان کے ساتھ اسلام کی اس روحانی زندگی کا ثبوت حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو ملا ہے۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"اے سننے والو! سنو! ......
ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے"
(الوصیت ص۹)

اور اس بات کا زندہ گواہ خود حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے وجود کو پیش کیا۔ فرمایا:۔

"ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے"

حضرت امام الزماں مسیح محمدی علیہ السلام کی اس دلیل میں اطمینان ہے۔ آپ نے لکھا کہ:۔

"ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت (طاقت) کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب و غریب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔"
(نسیم دعوت ص۸۲)

جب بعض مسلمانوں نے اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے اس سب سے بڑے ثبوت سے انکار کر دیا اور دوسرے مذاہب والوں کی طرح انہوں نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا کہ قرآنی وحی کے بعد اب خدا نے اپنے نیک بندوں سے بولنا بند کر دیا ہے۔ وحی و الہام کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو سمجھایا کہ:۔

"یہ غضب کہتے ہیں اب وحی خدا مفقود ہے
اب قیامت تک ہے اس امت کا قصوں پر مدار
گوہرِ وحیِ خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کیلئے ہے جائے عز و افتخار
یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ مشک تتار
وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے کرتا ہے پیار"

بھائیو! یہ تو ٹھیک ہے کہ شریعت والی وحی قرآن کی صورت میں کامل ہو گئی۔ اب شریعت والی وحی کی ضرورت نہیں رہی۔ اب جو وحی والہام ہو گا وہ قرآن کی تفسیر اور اس کی تشریح کے لئے اس کی پیروی میں ہو گا۔ اور یہی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی نشانی ہے۔ حضرت مسیح محمدی علیہ السلام نے خوب فرمایا کہ:۔

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"
(تریاق القلوب ص۴)

بھائیو! اس مسئلہ کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب ایک مثال کے ذریعہ کھولتے ہیں کہ آخر اسلام کو کیوں زندہ کہا جائے؟ اور دوسرے مذاہب میں کیا خرابی ہے۔ فرمایا:۔

"دنیا کے مذاہب پر اگر نظر غور کی جاوے تو معلوم ہو گا کہ بجز (اسلام) اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے۔ اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتدا (شروع) سے جھوٹے ہیں بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے جس کا کوئی باغبان نہیں اور جس کی آبپاشی اور صفائی کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ اس لئے رفتہ رفتہ ان میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھلدار درخت خشک ہو گئے اور ان کی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑھ ہوتی ہے وہ بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر خدا نے اسلام کے ساتھ ایسا نہ کیا اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لئے اس نے ہر ایک صدی پر اس باغ کی نئے سرے سے آبپاشی کی اور اس کو خشک ہونے سے بچایا اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کبھی کوئی بندہ خدا اصلاح کے لئے قائم ہوا۔ جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے رہے اور ان کو سخت ناگوار گزرا کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو ان کی رسم اور عادت میں داخل ہو چکی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے۔ خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پہ مسلمانوں کو غفلت میں پاکر پھر اپنے عہد کو یاد کیا اور دین اسلام کی تجدید فرمائی۔ مگر دوسرے دینوں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تجدید کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ سب مذہب مر گئے۔ ان میں روحانیت باقی نہ رہی اور بہت سی غلطیاں ان میں ایسی جم گئیں کہ جیسے بہت مستعمل کپڑے پر جو کبھی دھویا نہ جائے میل جم جاتی ہے"
(لیکچر سیالکوٹ ص۲)

بھائیو! اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے یہ حضرت مسیح موعودؑ کا صرف ایک زبانی دعویٰ ہی نہیں بلکہ حضورؑ نے تمام غیر مسلم عالموں کو اس روحانی مقابلہ کے لئے پکارا اور دس ہزار روپیہ انعام رکھ دیا۔ فرماتے ہیں:۔

"مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ملا ہے اور جو کچھ ملا ہے اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز دوسرے مذاہب میں نہیں کیونکہ وہ باطل پر ہیں۔ اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے (خواہ وہ ہندو ہے یا عیسائی یا آریہ یا یہودی یا برہمو یا کوئی اور ہے) اس کے لئے یہ خوب موقعہ ہے جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے اگر وہ امورِ غیبیہ کے ظاہر ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں میرا مقابلہ کر سکا تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی جائداد منقولہ جو دس ہزار روپیہ کے قریب ہوگی اس کے حوالے کر دوں گا۔ جس طور سے اس کی تسلی ہو سکے اسی طور کے تاوان ادا کرنے میں اس کی تسلی کر دوں گا .... اور اگر اب بھی میری طرف منہ نہ کریں تو ان پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہو چکی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۶)

دس ہزار روپے پر آپ کا ایسا چیلنج دنیا اور کسی کا مقابل پر نہ آنا اسلام کی سچائی اور فتح کا کتنا بڑا ثبوت ہے۔ اسلام زندہ مذہب ہے اس کے مقابل کسی دوسرے مذاہب کا ٹھہرنا ناممکن ہے۔ اسلام کا خدا بھی زندہ ہے جس کے مقابل مرجانے والے خداؤں کی کوئی حیثیت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہلاد کے زندہ خدا کی طرف پر زور الفاظ میں یوں دعوت دی تھی۔ فرمایا:۔

"اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی کیا آریہ اور کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کے لئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے۔ ہم مردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا زندہ خدا ہے وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔ اگر دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک کوئی عیسائی طالبِ حق ہے تو ہمارے زندہ خدا اور اپنے مردہ خدا میں مقابلہ کر کے دیکھ لے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس باہم امتحان کے لئے چالیس دن کافی ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۱۹)

جاپان میں تبلیغ اسلام

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے۔ مبلغ جاپان

مورخہ یکم اگست کو ایک جاپانی مسلمان دوست MR. KOBAYASHI. کے ساتھ جاپان کے بلند ترین پہاڑ MT-FUJI کی چوٹی تک جانے کا موقع ملا۔ رات کے وقت چاند کی چاندنی میں پانچویں منزل سے دسویں اور آخری منزل تک چھ گھنٹے میں سفر طے کیا۔ طلوعِ آفتاب کا بہت ہی دلفریب نظارہ پہاڑ کی چوٹی سے کیا۔ اس سے قبل پہاڑ کی چوٹی پر نمازِ فجر ادا کی۔ ماحول کی مناسبت سے خاص طور پر ذکرِ الٰہی کرنے اور قرآن مجید کی تلاوت کا بہت لطف آیا۔ جاپان میں ترقی اسلام کے لئے بھی خاص طور پر دعا کرنے کا موقع ملا۔

۲ر اگست کی صبح کو پہاڑ کی چوٹی پر جاپان کے ایک علاقہ MIE PREFECTURE سے آئے ہوئے پانچ جاپانیوں سے تبلیغی گفتگو کرنے کا بہت اچھا موقع ملا۔ اس وقت میں اکیلا تھا۔ ایک اکیلے غیر ملکی کو دیکھ کر ان کے چہروں پر کچھ حیرت اور مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ میں نے از خود ان سے جاپانی میں بات شروع کر دی کیونکہ میں تو اس موقع کی تلاش میں تھا کہ اس جگہ بھی کوئی تبلیغی موقع پیدا ہو۔ چنانچہ ان سے نصف گھنٹہ تک تبلیغی بات چیت کا موقع ملا۔ ان لوگوں نے اسلام کا نام تو سنا ہوا تھا لیکن نام سے زیادہ کچھ نہ جانتے تھے۔ خاکسار نے ان کو اسلام کے مبادیات سے آگاہ کیا۔ توحیدِ الٰہی، وجہ تخلیق کائنات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور کلامِ الٰہی قرآن مجید کے بارہ میں مختصر طور پر معلومات مہیا کیں۔ اسی طرح انہیں بتایا کہ اس زمانہ میں اسلام کے از سر نو غلبہ اور اشاعت کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہو چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔ جاپان میں مشن کا پتہ دیا اور مزید معلومات کے لئے رابطہ کی دعوت دی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ سب دوست بڑی توجہ سے میری باتوں کو سنتے رہے اور ایک نے تو آخر میں خود ہی کہا کہ آج ہمیں اسلام کے بارہ میں پہلی بار کچھ سننے کا بہت اچھا موقع ملا ہے مجھے ذاتی طور پر (ذوقی لحاظ سے) اس بات کی بہت خوشی ہوئی کہ جاپان کے بلند ترین مقام پر بھی دعوتِ حق اہلِ جاپان تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس پیغام کو ملک کے کونے کونے اور قریہ قریہ پہنچانے کی سعادت اور توفیق نصیب ہو۔ آمین۔

مورخہ ۷ر اگست کو MR. WAKABAYASHI. اور ان کی کمپنی میں کام کرنے والے دو اور جاپانیوں سے ملاقات اور بات چیت کا موقع ملا۔ باتوں باتوں میں شراب اور سؤر کی حرمت اور ان کی حکمت کا ذکر آیا۔

مورخہ ۸ر اگست کو MISS KABAYASHI. سے دو گھنٹے تک تبلیغی بات چیت ہوئی۔ موضوعِ گفتگو اسلام میں خدا کی ہستی پر ایمان کی نوعیت، دعا کرنے کا فلسفہ، انداز اور قبولیتِ دعا کے امور تھے۔ قبولیتِ دعا کے سلسلہ میں قرآن مجید سے بعض واقعات بیان کرنے اور بعض معجزات کا ذکر کرنے کا موقع ملا۔ یہ باتیں عام طور پر جاپانیوں کو بہت متاثر کرتی ہیں۔

مورخہ ۱۰ر اگست کو ٹوکیو میں PROF YOSHIDA SAGENTI. کی طرف سے عربی خطاطی کے نمونوں کی نمائش منعقد ہوئی۔ خاکسار اس موقع پر گیا اور وہاں بہت سے لوگوں سے تعارف اور ملاقات کا موقع ملا۔

پاکستانی تجارتی بحری جہاز میں ملازم ایک احمدی دوست یہاں آئے۔ ۱۲ر اگست کو خاکسار ان سے ملا۔ پھر وہ میرے ساتھ مشن ہاؤس آئے۔

مورخہ ۱۳ر اگست کو جاپانی دوست MR. SHGAWARA. اور ان کے دوست MR. SAITO میرے ہاں آئے۔ کھانے کے بعد وہ تین گھنٹے میرے ہاں رہے۔ اس عرصہ میں اسلام کے بارہ میں بھی بات چیت ہوئی۔ لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔

اسی روز یعنی ۱۳ر اگست کی شام کو ایک پاکستانی دوست کے ہاں گیا۔ ان کی بیوی جاپانی ہیں۔ شام کے کھانے کے بعد کافی دیر تک بات چیت ہوتی رہی۔ ان کی جاپانی بیوی نے اسلام کے بارے میں کئی سوالات پوچھے جن کے جوابات دیئے۔ اسی طرح خود حامد لیرمان صاحب ٭

٭ نے اپنی بعض مشکلات بیان کیں جو جاپانی دوستوں سے بات چیت کے دوران اسلامی تعلیمات کی وضاحت کرتے وقت ان کو پیش آتی ہیں۔ خاکسار نے اس بارہ میں بھی وضاحت کی اور ان کو اسلامی مسائل کی حکمت اور فلسفہ سے آگاہ کیا۔ یہ دوست ابھی جماعت میں شامل تو نہیں ہوئے لیکن جماعت کی تبلیغی مساعی سے متاثر ہیں اور اچھی رائے رکھتے ہیں۔

مورخہ ۱۴ر اگست کو مشن ہاؤس میں احمدی احباب کا اجتماع منعقد ہوا اس میں جن احباب نے شرکت کی ان میں معاذ تانی گوچی صاحب، محمد ادریس کوبے آشی صاحب، نذیر احمد صاحب ناصر، شاہد روف لودھی صاحب اور منیر احمد خان صاحب شامل تھے۔ بات چیت کے بعد باجماعت نمازیں ادا کیں۔ احبابِ جماعت کے لئے بعض مسائل کی وضاحت کی۔

آخر میں پھر مقبول خدمت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○

اعلان برائے لجنات

لجنہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہوتا ہے اس لئے تمام لجنات ۲۰ ستمبر تک اپنے بقایا جات ادا کر دیں۔ اس کے بعد آنے والی رقوم اگلے سال میں شمار کی جائیں گی اور جن لجنات نے ابھی تک چندہ کی کوئی رقم ادا نہیں کی وہ جلد از جلد چندہ اکٹھا کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ لازمی چندہ جات چندہ ممبری، چندہ اجتماع اور چندہ نامراشدہ ہیں۔

سیکرٹری مال
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر) مکرم میاں احسان الحق صاحب ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احبابِ جماعت سے عاجزانہ و درد مندانہ درخواستِ دعا ہے تا قادرِ مطلق محض اپنے فضل و احسان سے ان کی پریشانی دور فرمائے۔

(محمد رفیق ثاقب ۔ مدرس
کوٹلی (آزاد کشمیر)

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۶۶

میں وحیدہ مرزا بنت مرزا افضل الرحمٰن صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
گھڑی مالیتی -/۵۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ وحیدہ مرزا K119/11 کورنگی کراچی۔
گواہ شد۔ مرزا فضل الرحمٰن نمبر ۱۱۴۰۵ والد موصیہ۔ صدر حلقہ کورنگی۔
گواہ شد۔ مرزا حمید اللہ نمبر ۲۱۹۹۱ ناظم تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ برادر موصیہ لانڈھی کورنگی۔

مسل نمبر ۲۳۲۶۷

میں عنایت بیگم زوجہ مرزا محمد اعظم صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰ روپے
زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے
دستی گھڑی مالیتی -/۱۲۵ روپے
سلائی مشین مالیتی -/۱۵۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ عنایت بیگم اہلیہ مرزا محمد اعظم صاحب سلنڈر سٹور کیمپ فوجی شوگر مل ٹنڈو محمد خان۔
گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد۔
گواہ شد۔ مرزا محمد اعظم ولد مرزا احمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹنڈو محمد خان۔ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۲۶۸

میں مبشر احمد عالم ولد چوہدری محمد صادق صاحب قوم گھمن پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کبیر والا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد مبشر احمد عالم مکان نمبر ۷۹ کبیر والا
گواہ شد (صوفی) بشارت الرحمٰن ناظر تعلیم
گواہ شد۔ حافظ مبارک علی مکان نمبر ۵۶ محلہ

ادارتیہ (بقیہ صہ ۲)

صرف اتنا پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ کالی بھیڑ کی طرح آخر کب تک جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتا رہے گا۔ آخر اسے ایک دن خدا کے ہاں جواب دینا ہے۔ ان افتراؤں کا جو وہ مسلسل بولتا چلا آرہا ہے وہ کیا جواب دے گا؟

اڑگھا۔ چنیوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۲۶۹

میں خالد مولود احمد خان ولد رانا محمد شریف صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد خالد مولود احمد خان پیر غازی روڈ داتا سٹریٹ ۱۔ اچھرہ۔ لاہور
گواہ شد۔ عبد الحکیم امیر جماعت احمدیہ چک نمبر 59 R.B گھسیٹ پورہ
گواہ شد۔ محمد یونس بھٹی نمبر ۲۲۰۵۷

مسل نمبر ۲۳۲۷۰

میں فریدہ محمود بنت سید محمود احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
الامۃ فریدہ محمود بنت سید محمود احمد صاحب معرفت مسجد احمدیہ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔
گواہ شد۔ سید محمود احمد نمبر ۲۲۷۴۲ والد موصیہ
گواہ شد۔ انعام الحق کوثر باسط جنرل سٹور فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۳۲۷۱

میں سید مقصود احمد ولد سید محمود احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد سید مقصود احمد بخاری معرفت مسجد احمدیہ کوئٹہ۔
گواہ شد۔ سید محمود احمد نمبر ۲۲۷۴۲ والد موصی
گواہ شد۔ انعام الحق کوثر باسط جنرل سٹور کوئٹہ۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ دس بارہ روز سے درد گردہ اور اپنڈے سائٹس کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ ابھی تک مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔
(۲) میرے داماد عبد المنان صاحب بیرون پاکستان کار کے حادثہ کے باعث شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اب اطلاع آئی ہے کہ پہلے سے بہت بہتر ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبد الحق ناصر جناح چوک ساہیوال)
۳۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری لال دین صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۹۶ مراد بوجہ شوگر اور پھیپھڑوں میں زخم ہونے کے عرصہ تین سال سے بیمار ہیں۔ مگر آجکل حالت تشویشناک ہے۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم کامل عاجل صحت عطا فرمائے۔
(غلام محمد حق معلم وقف جدید چک نمبر ۱۹۶ مراد محمود آباد)

ماہ اگست میں خدام "آسمانی فیصلہ" کا مطالعہ کریں
(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا بشیر الدین محمود احمد امتِ محمدیہ کے فرد اور مسلمانوں کے بے حد ہمدرد ہیں

مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم ایڈیٹر "پیسہ اخبار" کا خراجِ تحسین

مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر "پیسہ اخبار" لاہور (۱۸۶۵ء تا ۱۹۳۳ء) شمالی ہند کی مسلم صحافت کے ایک مشہور اور کامیاب اخبار نویس تھے۔ آپ اختلافِ عقیدہ و مسلک کے باوجود تحریک احمدیت اور حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ کے عظیم الشان ملی اور اسلامی کارناموں کے مداح اور معترف تھے اور اپنے اداراتی کالموں میں اس کا کھلے بندوں اظہار فرمایا کرتے تھے۔

انہوں نے جماعت احمدیہ کی تحریک سیرت النبیؐ کو بہت سراہا (پیسہ اخبار ۲۷ر جون ۱۹۲۹ء صفحہ ۱) جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی رپورٹیں شائع کیں اور خصوصاً غیر ملکی زبانوں کے اجلاسوں کی خصوصی خبریں دیں اور نوٹ لکھے (پیسہ اخبار ۲۴ر فروری ۱۹۲۷ء صفحہ ۱) علاوہ ازیں حضرت مصلح موعودؓ کے بعض لاجواب اور حقیقت افروز اسلامی مضامین بھی اپنے پُرزور تبصرہ کے ساتھ شائع کئے مثلاً مقدمہ رنگیلا رسول کے فیصلہ سے متعلق مضمون کے ایک حصہ کو بہ پر زور اشاعت کرتے ہوئے لکھا:۔

"جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان نے مقدمہ رنگیلا رسول کے فیصلہ کے متعلق احتجاج اور مسلمانوں میں موجودہ پریشانی اور جوش و خروش کے متعلق ایک بہت پُر مغز مضمون لکھا ہے جس میں آپ نے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ اپنی اقتصادی حالت کو درست کریں کیونکہ اسی کی خرابی کی وجہ سے ہندوؤں کو ان کے مذہب کی توہین کی جرأت ہوتی ہے چنانچہ ذیل میں اس مفید مضمون کا ایک حصہ درج کیا جاتا ہے جسے سب مسلمانوں کو غور سے پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔" (پیسہ اخبار ۴ر اگست ۱۹۲۷ء صفحہ ۳)

۱۹۳۱ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی صدارت میں "آل انڈیا کشمیر کمیٹی" کے نام سے ایک عظیم الشان تحریک آزادی کا آغاز ہوا تو جناب مولوی محبوب عالم صاحب نے "پیسہ اخبار" کی ۲۷ر اگست ۱۹۳۱ء کی اشاعت میں حسب ذیل اداریہ لکھا:۔

"ہماری رائے میں میرزا بشیر الدین محمود احمد امتِ محمدیہ کے ایک فرد ہیں، ایک جماعت کے امام ہیں مسلمانوں کے بے حد ہمدرد ہیں وہ اگر رسول اللہؐ کی امت کی ہمدردی اور محبت میں اپنی جان، اپنے روپیہ، اپنے آرام و آسائش کو ترک کرکے آمادۂ امداد ہیں تو عام مسلمانوں کو ان کا ممنون ہونا چاہیئے نہ کہ اخبار زمیندار کی طرح ان کا تماشائی بننا۔ یہ تو وہی مثل ہے کہ پرائی بدشگونی کے لئے اپنی ناک کٹوا کر الگ کونہ میں جا چھپے۔"

"مسلمانوں کو مرتد ہونے کی حالت میں ان کو دائرہ اسلام میں پھر لانے کے لئے بھی "زمیندار" اور جماعت احمدیہ نے مل کر کام کیا۔ مسلمانوں کی تنظیم کے وقت بھی "زمیندار" اور احمدی گروہ یکساں تنظیم کے مؤید رہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ مسلمانانِ کشمیر کی حمایت اور ہمدردی میں "زمیندار" اس بہانے سے کیوں الگ رہے کہ کشمیر کمیٹی کی قیادت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہے۔"

(دوست محمد شاہد)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

تمام لجنات کو پروگرام و ہدایات اجتماع بھجوا دی گئی ہیں۔ تمام لجنات اس بات کو نوٹ فرمالیں کہ پروگرام پر شائع شدہ تاریخوں کی بجائے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اب بشرط منظوری ۴، ۵، ۶ر نومبر ۱۹۷۷ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ اس اجتماع میں ہر لجنہ کو اپنے اپنے نمائندگان بھجوانے کی تلقین کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کا میں مندرجہ سٹاف کی ضرورت ہے:۔

۱۔ ڈرائیور۔ تجربہ پانچ سال
۲۔ الیکٹریشن یا سپروائزر۔ تجربہ ۵ سال ڈگری یا ڈپلومہ ہونا ضروری ہے۔
۳۔ ویلڈر۔ تجربہ ۳ سال
۴۔ فورمین۔ تجربہ ۵ سال
۵۔ مکینک۔ تجربہ ۵ سال
۶۔ ہیلپر (جوان صحت)
۷۔ چوکیدار (فوجی ریٹائرڈ)
۸۔ کلرک ڈسپیچر۔ تجربہ ۲ سال
۹۔ سٹور کیپر۔ تجربہ ۵ سال

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

"تفسیر کبیر" کی ضرورت

راقم کو "تفسیر کبیر" کی مندرجہ ذیل دو جلدوں کی ضرورت ہے:۔

جلد پنجم حصہ دوم ٭ جلد پنجم حصہ سوم

کسی دوست کے پاس ان میں سے کوئی جلد موجود ہو اور وہ فروخت کرنا چاہیں تو قیمت درج کرکے راقم سے رابطہ قائم کریں۔

مظفر علی۔ متصل گیمن ہاؤس۔ پشاور روڈ۔ راولپنڈی کینٹ

تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی یک روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر میں منعقد ہو رہی ہے۔ ضلع لاہور کے تمام خدام و اطفال اس میں شریک ہوں۔ دیگر علماء کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی کلاس سے خطاب فرمائیں گے۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

نہایت ضروری اعلان برائے موصیان کرام

بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بارہ میں صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۲۶ غ م / ۱۲-۲-۶۶ میں یہ فیصلہ مذکور ہے کہ "صحیح طریق یہ ہے کہ ساری رقم ادا کریں یا پھر امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن کریں جب رقم ادا ہو جائے مقبرہ میں دفن کریں۔"

موجودہ حالات میں ربوہ کی سکنی جائیداد کی کفالت و ضمانت حسب سابق قبول کرنے میں دقتیں ہیں مجلس کارپرداز ایسی ضمانت یا کفالت ہی کو قبول کرتی ہے جسے وہ نقد ادائیگی کا متبادل تصور کرے۔

اس لئے تمام موصی صاحبان کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۳ غ م / ۲۷-۵-۶۱ میں مذکور سہولت سے فائدہ اٹھائیں یعنی اپنی زندگی میں ہی اپنی کل جائیداد کی قیمت بذریعہ مکرم ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان ربوہ تشخیص کرائیں اور پھر یکمشت یا ۸ سال کے دوران مساوی اقساط کی صورت میں حصہ وصیت کی ادائیگی کر دیں تا وفات کے موقعہ پر بہشتی مقبرہ میں تدفین کے سلسلہ میں کوئی روک پیدا نہ ہو۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴